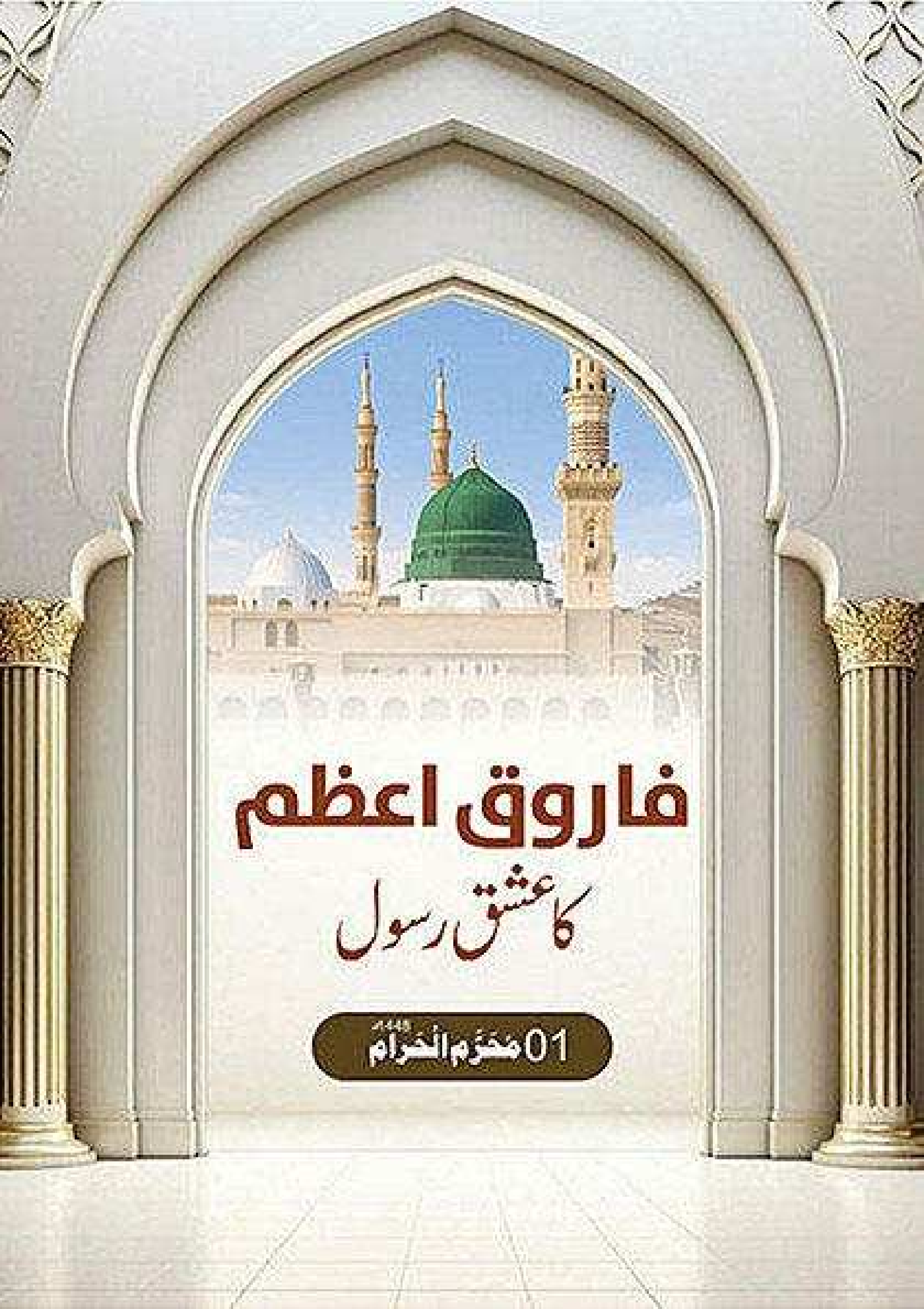
فاروق اعظم
کا عشق رسول
01 محرم الحرام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُالْمُؤمِنِین حضرت عمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یعنی بے شک دُعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلوۃ۔۔۔الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! رَسُولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اپنی اپنی جگہ بے مِثْل و بے مِثال ہیں، سب ہی آسمانِ ہِدایت کے تارے اور اللہ کریم اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے ہیں، لیکن ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت حاصل ہے اور سب صحابہ میں اَفْضل خُلفائے راشدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم ہیں، اِنہی خُلَفاء میں سے دوسرے خلیفۂ راشد، اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عُمرِ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں، آپ کا یومِ شہادت یکُم مُحَرَّمُ الْحَرام ہے۔ آیئے! اسی مُناسَبَت سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی زِنْدَگی کے ایک روشن پہلو **”عشقِ رَسُوْل“** کے بارے میں سُننے کی سَعادَت حاصل کرتے ہیں۔

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

فارُوقِ اَعْظَم اور سرکار کی دل جُوئی!

حضرت عُمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِرْشاد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رَسُولِ اَکْرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ غمگین حالت میں اپنے مہمان خانے میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے غُلام کے پاس آیا اور کہا: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے میرے داخل ہونے کی اِجازَت مانگو۔ اس نے واپس آکر کہا: میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں آپ کا ذِکْر تو کِیا ہے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کوئی جواب ارشاد نہیں فرمایا۔ تھوڑی دیر بعد میں نے پھر کہا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے میری حاضری کی اِجازَت مانگو۔ وہ گیا اور واپس آکر پھر کہا: میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے آپ کا ذِکْر کِیا مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں کچھ کہے بغیر واپس پلٹا تو غُلام نے آواز دی کہ آپ اَندر آجایئے! اِجازَت مل گئی ہے۔ چُنانچہ میں اَندر گیا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام کِیا۔ آپ ایک چٹائی پر ٹیک لگائے تشریف فرما تھے، جس کے نِشانات آپ کے پہلو پر واضح نظر آرہے تھے، پھر میں کھڑے کھڑے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دِل جُوئی کیلئے عرض گُزار ہوا: **اَسْتَاْنِسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ** یعنی یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں آپ کے ساتھ باتیں کرکے آپ کو مانُوس کرنا چاہتا ہوں۔ ہم قُریش جب مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں تھے تو اپنی عورتوں پر غالب تھے اور یہاں مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں آکر ہمارا ایسی قوم سے واسطہ پڑا، جن پر عورتیں غالب ہیں۔ یہ سُن کر حُضُور نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُسکرائے۔ میں نے کہا: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پاس گیا تھا اور ان سے کہا: آپ اپنے ساتھ والی (یعنی حضرت عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) پر کبھی رَشک نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے زِیادہ حَسِین اور شہنشاہِ مدینہ، قَرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

پسندیدہ زوجہ ہیں۔یہ سُن کر سرکارِنامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوبارہ مُسکرا دیئے۔(بخاری، کتاب النکاح، باب موعظۃ الرجل ابنتہ لحال زوجہا، ۳/۴۶۰، حدیث: ۵۱۹۱، ملتقطا)

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے اَندازہ لگایئے کہ فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو یہ بھی گوارا نہ تھا کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی تکلیف یا غم میں مُبتلا ہوں، اسی لئے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مانُوس کرنا چاہا اور بِالآخر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے اس اِرادے میں کامیاب بھی ہوگئے اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن کی باتوں پر مُسکرا دیئے۔ذرا غور کیجئے! ایک طرف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ عالَم ہے کہ وہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غمزدہ دیکھ کر اُداس ہوجاتے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دِل جُوئی کیلئے طرح طرح کی کوشش کرتے اور ایک ہم ہیں کہ شب وروز گُناہوں میں گزارتے ہوئے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت کو تکلیف پہنچاتے ہیں مگر ہمیں اس کا ذرا بھی اِحْساس نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے! اس بات میں شک نہیں کہ آج بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے اُمّتیوں کے تمام اَحوال کو مُلاحظہ فرماتے ہیں۔ چنانچہ

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میری زِنْدگی تمہارے لیے بہتر ہے تم مجھ سے باتیں کرتے ہو اور میں تم سے، اور میری وَفات بھی تمہارے لیے بہتر، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جائیں گے، جب میں کوئی بھلائی دیکھوں گا تو حمدِ اِلٰہی بجالاؤں گا اور جب بُرائی دیکھوں گا تمہاری بخشش کی دُعا کروں گا۔(مسند بزار، ۵/۳۰۸و۳۰۹، حدیث: ۱۹۲۵)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبردار ہیں۔ حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہیں اَندھیرے، اُجالے، کُھلی، چُھپی، مَوْجُود و مَعْدُوم ہر چیز کو دیکھ لیتی ہے۔ جس کی آنکھ میں

مَازَاغ کا سُرمہ ہو، اس کی نگاہ ہمارے خواب وخَیال سے زِیادہ تیز ہے، ہم خواب وخیال میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں، حُضُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نگاہ سے ہر چیز کا مُشاہَدہ کر لیتے ہیں۔ صُوفیاء (رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین) فرماتے ہیں کہ یہاں اعمال میں دل کے اعمال بھی داخل ہیں، لہٰذا حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے دِلوں کی ہر کیفیّت سے خبر دار ہیں۔ (مراۃ، ج۱، ص:۴۳۹)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمّتیوں کے تمام اَحوال سے باخبر ہیں تو ہمارے نیک اعمال دیکھ کہ خُوش اور بُرے اعمال سے غمگین بھی ہوتے ہوں گے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے زِیادہ سے زِیادہ نیک اَعمال کریں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکت پر کثرت سے دُرُود وسلام کے گَجرے نچھاور کریں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں پر عمل کریں اور دُوسروں کو بھی سکھائیں تاکہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خُوش ہو کر روزِ محشر اپنے گنہگار اُمّتیوں کی شَفاعت فرما کر جنّت میں ہمیں بھی اپنے ساتھ لیتے جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تَعارُفِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ

خلیفۂ دُوُم، جانشینِ پیغمبر، حضرتِ عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کُنْیَت "ابُو حَفْص" اور لقب "فارُوقِ اَعظم" ہے۔ ایک روایت میں ہے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ 39 مَردوں کے بعد، خاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا سے اِعلانِ نبُوّت کے چھٹے سال اِیمان لائے، اسی لئے آپ کو مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِین یعنی "40 کا عدد پُورا کرنے والا" کہتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اِسلام قبول کرنے سے مُسلمانوں کو بے حد خُوشی ہوئی اور اُن کو بہُت بڑا سہارا مل گیا یہاں تک کہ حُضُور، رحمتِ عالَم، جانِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُسلمانوں کے ساتھ مل کر

حَرَمِ مُحتَرم میں اِعلانیہ نَماز اَدا فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ اِسلامی جنگوں میں مُجاہِدانہ شان کے ساتھ شریک رہے اور تمام مَنصُوبہ بندیوں میں شاہِ خَیْرُالْاَنام، رسُولِ عالی مَقام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیرو مُشیر کی حَیثیّت سے وَفادار و رفیقِ کار رہے۔ خلیفۂ اَوَّل، اَمِیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ ابُو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے اپنے بعد حضرت فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ عَنہُ کو خلیفہ مُنْتَخَب فرمایا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے تَخْتِ خِلافت پر رَونق اَفروزہ کر جانشینیِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام تَرذِمّے داریوں کو بہت ہی اچھے انداز سے سر اَنجام دیا۔

بالآخر نَمازِ فَجر میں ایک بدبخت نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنہ پر خَنجر سے وار کیا اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنہ زَخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے تیسرے دن شَرفِ شَہادت سے سَرفَراز ہوگئے۔ بَوقتِ وَفات آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ کی عُمر شریف 63 برس تھی۔ حضرتِ صُہَیب رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ کی نَمازِ جنازہ پڑھائی اور گوہرِ نایاب، فیضانِ نَبُوَّت سے فَیض یاب، خلیفۂ رِسالت مآب حضرتِ عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنہُ روضۂ مُبارکہ کے اندر اَمِیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ صِدّیقِ اَکبر رَضِیَ اللہُ عَنہ کے پہلوئے اَنور میں مَدفُون ہوئے، جو کہ سرکارِ اَنام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک پہلو میں آرام فرماہیں۔ (الرّیاض النضرۃ فی مناقِب العَشرۃ ج ۱ ص ۲۸۵، ۴۰۸، ۴۱۸، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! والدین، بھائی بہن، اَولاد اور مال وجائیداد سے مَحبَّت انسان میں فِطری طور پر ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے اَہل و عِیال اور عزیز واَقارِب کو بُھلا کر ان کی مَحبَّت کو دل سے نکال بھی دے تو اس کے اِیمان میں کوئی خَرابی نہیں آئے گی اور اس کا اِیمان بدَسْتُور قائم رہے گا، کیونکہ ان اَفراد کو ماننا، ان کی مَحبَّت کو دل میں بَسائے رکھنا، اِیمان کیلئے ضروری نہیں جبکہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا، آپ کی تَعظِیم کرنا، آپ

سے مَحَبَّت رکھنا، ایمان کیلئے جُزْوِلَایَنْفَكْ (یعنی وہ حصہ جو جُدا نہ ہو سکے) ہے، لہٰذا مومنِ کامل کے لیے ضَروری ہے تمام رِشتوں اور کائنات کی ہر چیز سے محبوب ترین، اُسے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات ہو۔

ہر شے سے محبوب:

بخاری شریف، حدیث نمبر 6632 میں ہے: حضرت عَبْدُ اللہ بن ہشام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ہم سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِی یعنی یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زِیادہ محبوب ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لَا وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْكَ مِنْ نَفْسِكَ نہیں عُمر! اس رَبّ کریم کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! (تمہاری مَحَبَّت اس وقت تک کامل نہیں ہوگی) جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زِیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: وَاللہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِی یعنی یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! خدا پاک کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زِیادہ محبوب ہیں۔ یہ سُن کر نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: اَلْآنَ یَا عُمَرُ یعنی اے عُمر! اب (تمہاری مَحَبَّت کامل ہوگئی۔) (بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی، ج۴، ص۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ حکم صِرف فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لئے ہی نہیں بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ایک ایک مُسلمان کیلئے ہے، کیونکہ مَحَبَّتِ مُصْطَفٰے وہ چیز ہے، جس کے

بِغیر ہمارا ایمان کامل ہی نہیں ہو سکتا۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وَقْت تک مومن (کامل) نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والِدَین، اولاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، ۱/۱۷، حدیث ۱۵) یقیناً! ایک مُسلمان کو پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسی ہی مَحبَّت ہونی چاہئے کیونکہ یہی اس کی زِندگی کا سب سے قیمتی اَثاثہ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کے کیا کہنے! جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد آتی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بے قرار ہو جاتے اور فِراقِ محبوب میں گریہ وزاری کرتے، چُنانچہ

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے غُلام حضرت اَسْلَم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ دو عالَم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر کرتے تو عشقِ رسول سے بے تاب ہو کر رونے لگتے اور فرماتے: پیارے آقا، سیدالانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تو لوگوں میں سب سے زِیادہ رَحم دل، یتیم کیلئے والد اور لوگوں میں دِلی طور پر سب سے زِیادہ بَہادُر تھے، وہ تو نِکھرے نِکھرے چہرے والے، مہکتی خُوشبو والے اور حسب (خاندان) کے اِعتبار سے سب سے زِیادہ مُکَرَّم (محترم) تھے، اَوَّلِین و آخرین میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی مِثْل کوئی نہیں۔ (جمع الجوامع، ج۱۰، ص۱۶، حدیث ۳۳)

فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا عقیدۂ مَحَبَّت

پیارے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے

آقا و مولیٰ ہیں، ہم سب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَدنیٰ غُلام ہیں اور غُلام چاہے کیسے ہی اَعلیٰ مرتبہ پر کیوں نہ پہنچ جائے مگر اپنے مَولیٰ کی مَحبَّت اوراس کی عقیدت ہمیشہ اس کے دل میں قائم رہتی ہے، وہ اس کے اِحسانات کو کبھی فراموش نہیں کرتا، ہر ایک کے سامنے بڑے فَخرِیہ اَنداز میں اپنے آقا کی تعریف کرتا اور اس کا غُلام ہونے میں خُوشی محسوس کرتا ہے۔ حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی ایک سچے عاشقِ رسول، یقینی جنَّتی اور صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضوَان میں اَعلیٰ مرتبے پر فائز صَحابیِ رَسُول ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خُود کو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا خادِم اور غُلام ہونے پر فخر محسوس کرتے تھے، چنانچہ

حضرت سعید بن مُسیَّب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمِیرُ المؤمنین حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب مَنْصبِ خِلافت پر فائز ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے مِنْبَر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ یعنی میں حُضُورِ پُرنُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبتِ بابرکت سے فَیض یافتہ رہا ہوں، پس میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا غُلام اور خِدمت گار رہا ہوں۔ (مستدرک حاکم، کتاب العلم، خطبۃ عمر بعد ما ولی۔۔۔الخ، ۱/۳۳۲، حدیث: ۴۴۵)

پیارے اسلامی بھائیو! فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا غُلامیِ رسول کا دَعویٰ صرف زبان کی حد تک نہیں تھا بلکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، نبیِّ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے واقعی سچے غُلام تھے، ساری زِندگی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے گزاری۔ لیکن افسوس! صَد افسوس! ہم غُلامیِ رسول کا دَم بھرتے اور اس کے دَعوے کرتے تو نظر آتے ہیں

مگر ہمارا کردار اس کے اُلٹ دِکھائی دیتا ہے۔ یاد رکھئے! مَحبَّتِ رَسُول صرف اس بات کا نام نہیں کہ اجتماعِ ذِکر و نعت اور جُلُوسِ میلاد میں بُلند آواز سے جُھوم جُھوم کر نَعت شریف پڑھی

جائے، ہاتھ اُٹھا کر زور زور سے نَعرے لگائے جائیں اور پھر ساری رات جاگنے کے بعد نمازِ فجر پڑھے بغیر ہی سو جائیں، عام دنوں میں بھی پانچوں نمازیں حتّٰی کہ جُمعہ تک نہ پڑھیں، پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سُنَّت داڑھی شریف مُنڈوائیں یا ایک مُٹّھی سے گھٹائیں، سُنَّتوں کو چھوڑ کر نِت نئے فیشن اَپنائیں، اچھے اَخلاق سے پیش آنے کے بَجائے بد اَخلاقی اور دیگر بُرائیاں بھی نہ نکال پائیں تو ایسی مَحبَّت کامل کیسے ہوگی؟ جبکہ حقیقی مَحبَّت تو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ حُقُوق کی اَدائیگی میں سرکارِ دوجہاں، شفیعِ عاصیاں، وکیلِ مجرماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اُونچا مانا جائے، وہ اس طرح کہ ہم آپ کے لائے ہوئے دِین کو تسلیم کریں، آپ کی تعظیم واَدَب بجالائیں اور ہر شخص اور ہر چیز یعنی اپنی ذات، اپنی اَولاد، ماں باپ، عزیزواَقارِب اور اپنے مال واَسباب پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا وخُوشنودی کو مُقدَّم رکھیں۔ (ماخوذ از اشعۃ اللمعات، ج ۱، کتاب الایمان، فصل اول، ص ۵۰) اور جس کام سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مَنْع فرمادیا، اس سے بچنے کی کوشش بھی کرتے رہیں، اگر بتقاضائے بَشَرِیَّت اس کا اِرْتکاب کر بیٹھیں تو اللہ پاک کی رحمت سے بخشے جانے اور روزِ محشر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شَفاعت پانے کی اُمید رکھتے ہوئے سچّی توبہ کریں اور آئندہ اس گُناہ کی طرف جانے کا خیال بھی اپنے دل میں نہ لائیں۔ آیئے! اس بات کی سچّے دل سے نِیَّت کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی اِنْ شَآءَ اللّٰہ... بلکہ آج تک جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں توبہ کرکے انہیں ادا بھی کریں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ... جُھوٹ، غیبت، چُغلی، وعدہ خِلافی، دھوکہ دَہی وغیرہ گُناہوں سے بچتے رہیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ... فیشن پرستی کو چھوڑ کر سنتیں اپنائیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ ...، فلمیں ڈرامے اور گانے باجے چھوڑ کر صِرف FGN چینل دیکھیں گے اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! کامل مَحبَّت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مَحبَّت کرنے والے کو اپنے محبوب سے تَعَلُّق رکھنے والی ہر ہر چیز سے مَحبَّت ہو۔ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مَحبَّتِ رَسُول کے کیا کہنے! فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نہ صرف اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ بابرکت سے مَحبَّت فرماتے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَولاد، اَزواج، اَصحاب بلکہ ہر وہ چیز جسے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نِسْبَت ہو جاتی اس سے بھی والہانہ عقیدت اور مَحبَّت فرماتے اور یہی حقیقی مَحبَّت کے تَقاضوں میں سے ہے۔ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سیرتِ طَیِّبَہ کے بے شُمار واقعات ایسے ہیں، جن سے اسی حقیقی مَحبَّت و عشق کا والہانہ اِظہار ہوتا ہے، آیئے! ان میں سے ایک واقعہ سُنتے ہیں۔

اللہ پاک پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَلَد کی پہلی اور دوسری آیت میں اِرشاد فرماتا ہے:

لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۱) وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ(۲) (پارہ: ۳۰، البلد: ۱، ۲)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: مجھے اِس شہر کی قسم۔ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! مُفَسِّرِین کرام کا اس بات پر اِجماع (اِتّفاق) ہے کہ اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک جس شہر کی قسم یاد فرمارہا ہے، وہ مکۂ مکرمہ ہے۔ اسی آیت کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عُمر فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حُضُورِ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جناب میں یُوں عرض گُزار ہوئے: یارَسُوْلَ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں! آپ کی فضیلت اللہ پاک کے ہاں اتنی بُلند ہے کہ آپ کی حَیاتِ مُبارَکہ کی ہی اللہ کریم نے قسم ذِکر فرمائی ہے نہ کہ دوسرے اَنْبیاء کی اور آپ کا مَقام و مرتبہ اس کے ہاں اتنا بُلند ہے کہ اس نے **لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ** کے ذریعے آپ کے مُبارک قدموں کی خاک کی قسم ذِکر فرمائی ہے۔ (شرح زرقانی علی المواهب، الفصل الخامس۔۔۔ الخ، ج۸، ص۴۹۳)

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے معلوم ہوا! اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ سے اس لیے بھی مَحَبَّت فرماتے تھے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے محبوب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس شہر میں تشریف فرما ہیں۔ آپ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ سے بھی ایسی ہی مَحَبَّت فرماتے تھے، آپ کی مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ سے عِشق و مَحَبَّت اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَدِیْنَۂ مُنَوَّرَہ میں وفات کی دُعا فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ بارگاہِ الٰہی میں اس طرح عَرض کرتے: **اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَھَادَۃً فِی سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِی فِی بَلَدِ رَسُوْلِكَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** یعنی اے اللہ پاک! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر میں مَوت عطا فرما۔ (بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، باب کراھیۃ النبی---الخ، ج ۱، ص ۶۲۲، حدیث: ۱۸۹۰) اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی یہ دونوں دُعائیں مَقبول ہوئیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فاروقِ اعظم اور اِتّباعِ رسول

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کوئی کسی سے مَحَبَّت کا دَم بھرتا ہے تو اس جیسا بننے، اس کی اَداؤں کو اَپنانے اور اس کی پیروی میں ہی ساری زِندگی گُزارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عُمر فارُوقِ اَعْظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے عشقِ رسول کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہر مُعاملے میں دو عالَم کے آقا، مکی مَدنی مُصْطفےٰ، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع (پیروی) کرتے تھے۔ چُنانچہ

بڑھی ہوئی آستینوں کو چُھری سے کاٹ لیا:

حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نئی قمیص پہنی تو چُھری منگوائی اور فرمایا: اے بیٹے! اس کی لمبی آستینوں کو

سِرے سے پکڑ کر کھینچو اور جہاں تک میری اُنگلیاں ہیں، ان کے آگے سے کپڑا کاٹ دو۔ عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اسے کاٹا تو وہ بالکل سیدھا نہیں بلکہ اُوپر نیچے سے کَٹا۔ میں نے عرض کیا: ابا جان! اگر اسے قینچی سے کاٹا جاتا تو بہتر رہتا؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: بیٹا! اسے ایسے ہی رہنے دو کیونکہ میں نے شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے ہی کاٹتے دیکھا تھا۔ اس لیے میں نے بھی چُھری سے آستینیں کاٹ دیں۔ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے آستین کاٹنے کے بعد کُرتے کی حالت یہ تھی کہ اس سے بعض دھاگے باہر نکل نکل کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے قَدموں کے بوسے لیتے رہتے تھے۔ (مستدرک حاکم، کتاب اللباس، کان نبی اللہ۔۔۔الخ، ج۵، ص ۲۷۵، حدیث: ۷۴۹۸)

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجئے! حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ذاتِ مُبارَکہ میں پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشقِ رسول اور آپ کی سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا کہ آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِتّباع میں آپ نے بھی چُھری ہی سے آستین کاٹ لی لیکن وہ صحیح نہ کَٹی، پھر بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسی حالت میں اس قمیص کو پہننے میں کوئی شرم محسوس نہیں کی، یہ کمال دَرَجے کی اِتّباعِ سُنَّتِ مُصطفٰے تھی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! مَحَبَّت کا تَقَاضا یہ نہیں کہ جس سے مَحَبَّت کی جائے تو فقط اسی کی ذات میں کھو کر اپنی مَحَبَّت کو مَحْدُود رکھا جائے بلکہ محبت کرنے والا تو اپنے محبوب سے مَنْسُوب ہر چیز سے پیار کرتا ہے، اس کے اَہْل و عِیال، عزیز و اقارب اور دوست واَحْباب سے بھی مَحَبَّت کرتا ہے۔ چُنانچہ

حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُما کو اپنی اَولاد پر ترجیح دی:

حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے کہ جب خِلافتِ فارُوقی میں اللہ پاک نے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے ہاتھ پر (کسریٰ کے دارالحکومت) مدائن فَتْح کیا اور مالِ غنیمت مدینۂ مُنوَّرہ میں آیا تو اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے مسجدِ نَبوی میں چٹائیاں بچھوائیں اور سارا مالِ غنیمت ان پر ڈھیر کروادیا۔ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان مال لینے جَمْع ہوگئے۔ سب سے پہلے حضرت امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے اَمیرُ الْمُومنین! اللہ پاک نے جو مُسلمانوں کو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے میرا حِصّہ مجھے عَطا فرمادیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: آپ کے لیے بڑی مقبولیت اور عزّت ہے۔ ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے ایک ہزار (1000) دِرْہم انہیں دے دیئے۔ اُنہوں نے اپنا حِصّہ لیا اور چلے گئے، ان کے بعد حضرت امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے کھڑے ہو کر اپنا حِصّہ مانگا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: آپ کے لیے بڑی مقبولیت اور عزّت ہے۔ ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے ایک ہزار (1000) دِرْہم انہیں بھی دے دیے، اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے بیٹے حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُما اُٹھے اور اپنا حصہ مانگا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: آپ کے لیے بھی بڑی مقبولیت اور عزّت ہے۔ اور ساتھ ہی انہیں پانچ سو (500) دِرْہم عطا فرمائے، اُنہوں نے عرض کیا: اے اَمیرُ الْمومنین! میں اس وَقْت بھی حُضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تلوار اُٹھا کر اللہ پاک کی راہ میں لڑا تھا جب حسن و حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُما کم عُمر مَدَنی مُنّے تھے۔ اس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے انہیں ایک ایک ہزار دِرْہم اور مجھے پانچ سو عطا کیے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا یہ سُننا تھا کہ اَہْلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم اجمعین کی مَحبَّت کا سَمُنْدر مَوجیں مارنے لگا اور عِشْق و مَحبَّت سے سرشار ہو کر ارشاد فرمایا: جی ہاں بالکل! (اگر تم چاہتے

ہو کہ میں تمہیں بھی ان کے برابر حصّہ دوں تو) جاؤ پہلے تم حسنینِ کریمین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے باپ جیسا باپ ، ان کی والدہ جیسی والدہ ، ان کے نانا جیسا نانا، ان کی نانی جیسی نانی ، ان کے چچا جیسا چچا اور ان کے ماموں جیسا ماموں لاؤ اور تم کبھی بھی نہیں لاسکتے۔ کیونکہ اَبُوْھُمَا فَعَلِیُّ الْمُرْتَضٰی ان کے والد علیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں۔ اُمُّھُمَا فَفَاطِمَةُ الزَّھْرَاء ان کی والدہ سیِّدہ فَاطِمَةُ الزَّھْرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ہیں۔ جَدُّھُمَا مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفٰی ان کے نانا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، جَدَّتُھُمَا خَدِیْجَةُ الْکُبْرٰی ان کی نانی سیِّدہ خَدِیْجَةُ الْکُبْرٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ہیں۔ عَمُّھُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ان کے چچا حضرت جعفر بن اَبی طالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہیں۔ خَالُھُمَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان کے ماموں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے حضرت اِبراہیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں۔ خَالَتَاھُمَا رُقَیَّةُ وَاُمُّ کُلْثُوْمٍ اِبْنَتَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور ان کی خالائیں رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیٹیاں سیِّدہ رُقیہ اور سیِّدہ اُمِّ کُلثوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا ہیں۔ (ریاض النضرۃ، ج۱، ص۳۴۰۔ ملتقطاً)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ امیرُ المؤمنین حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کے بھی عشقِ رسول کے پیارے پیارے واقعات پڑھنا چاہتے ہیں تو مکتبۃُ المدینہ کی عِشقِ رسول کے جام پلانے والی بہت ہی پیاری کتاب **”صحابۂ کرام کا عشقِ رسول“** کا ضَرور مُطالَعہ فرمالیجئے۔ اسی طرح عِشقِ رسول و عشقِ صحابہ و اہلبیت کو دل میں مزید بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دَم وابستہ رہیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ نیک اعمال کی لازوال دولت حاصل ہو گی، گُناہوں سے نَفرت کا ذِہن بنے گا اور ہماری آخرت بھی سَنور جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد